www.KitaboSunnat.com

تذکیر وموعظت

مریم جمیلہ علوی

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

[اور حسد کرنے والے کے شر سے، جب وہ حسد کرنے لگے]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانی طبائع کو جہاں گونا گوں صفاتِ عالیہ سے نوازا ہے وہاں اُس میں کچھ کوتاہیاں بھی رکھ دی ہیں، جو اُس کے بشر ہونے پر دلیل ہیں۔خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو ان خامیوں کے اِدراک کی صلاحیت بھی بخشی ہے اور دور کرنے کا سلیقہ بھی عطا کیا ہے۔اِنسانی شعور ان کو محسوس کرسکتا ہے اور اسباب وعلل کو تلاش کرکے علاج بھی کرسکتا ہے۔یہ خامیاں جسمانی، روحانی قسم کی ہیں جو نفسیات واخلاق سے تعلق رکھتی ہیں۔ان میں سے کچھ وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہوجاتی ہیں، کچھ کو بدلنا انسان کے اختیار میں نہیں، کچھ پر کم وقت اور کم محنت صرف ہوتی ہے اور کچھ اَخلاقی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو خود بخود ختم نہیں ہوتیں بلکہ باقاعدہ محنت کرکے ہی ان کی بیخ کنی کی جاسکتی ہے۔یہ مشقت طلب بھی ہے اور صبر آزما بھی۔انہی میں سے ایک 'حسد' بھی ہے۔

حسد کی تعریف

حسد کا مطلب ہے کہ ''کسی دوسرے کی خوش حالی پر جلنا اور تمنا کرنا کہ اس کی نعمت اور خوش حالی دور ہوکر اسے مل جائے۔''

حاسد وہ ہے جو دوسروں کی نعمتوں پر جلنے والا ہو۔ وہ یہ نہ برداشت کرسکے کہ اللہ نے کسی کو مال،علم، دین،حسن ودیگر نعمتوں سے نوازا ہے۔ بسا اوقات یہ کیفیت دل تک رہتی ہے اور بعض اَوقات بڑھتے بڑھتے اس مقام تک آ پہنچتی ہے کہ حاسد (حسد کرنے والا) محسود (جس سے حسد کیا جائے) کے خلاف کچھ عملی قدم اٹھانے پہ آ جاتا ہے۔اس کی کیفیات کا اظہار کبھی اس کی باتوں سے ہوتا ہے اور کبھی اس کا عمل اندرونی جذبات و اِحساسات کی عکاسی کرتا ہے۔حسد کی کیفیت جب تک حاسد کے دل ودماغ تک محدود رہے، محسود کے لیے خطرہ کا

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث نہیں بنتی بلکہ وہ سراسر حاسد کے لیے ہی وبالِ جان بنا رہتا ہے اور یوں وہ اپنی ذات کا خود ہی بڑا دشمن بن بیٹھتا ہے، لیکن جب وہ اپنی جلن کو کھلم کھلا ظاہر کرنے لگے تو یہی وہ مقام ہے جس سے پناہ مانگنے کے لیے خالق ارض وسماء نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے:

﴿وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (الفلق:۵)

''(میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔''

اس آیت مبارکہ میں یہ نہیں سکھایا گیا کہ ''حاسد کے شر سے پناہ مانگو'' بلکہ اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ''حاسد کے شر سے پناہ مانگو جب وہ حسد کرنے لگے'' کیونکہ جب تک اس کا حسد ظاہر نہیں ہوتا تب تک وہ ایک قلبی وفکری بیماری ہے جس کا تعلق حاسد کی ذات سے ہے اور یہ درجہ محسود کے حق میں نقصان دہ نہیں ہے۔

قرآن میں مختلف مقامات پر آیات وارد ہوئی ہیں جن میں اللہ تبارک تعالیٰ نے حسد کا ذکر کیا ہے۔ ان آیات سے حسد کا معنی اور زیادہ واضح ہو جائے گا۔

① ﴿حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ﴾ (البقرۃ:۱۰۹) ''اپنے دلوں میں حسد کی وجہ سے۔''

② ﴿اَمۡ يَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ﴾ (النساء:۵۴)

''کیا وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔''

③ ﴿فَسَيَقُوۡلُوۡنَ بَلۡ تَحۡسُدُوۡنَنَا﴾ (الفتح:۱۵)

''پس عنقریب وہ کہیں گے بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو۔''

مذکورہ بالا آیات میں حسد کی بات کی گئی ہے جو دلوں تک محدود رہتا ہے اور کینہ وبغض کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے، لیکن سورہ فلق میں اِذا حسد کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ جب وہ حسد کا عملی مظاہرہ کرنے لگے۔

حسد کی مذمت میں نبی اکرم ﷺ سے مختلف اَحادیث مروی ہیں، مثلاً

❶ ''کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔'' (سنن نسائی:۲۹۱۲)

❷ ''تمہاری طرف پچھلی قوموں کی برائیاں حسد اور بغض سرایت کر آئیں گی جو مونڈ ڈالیں گی میں نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیں گی بلکہ یہ دین کو مونڈ دیں گی۔'' (سنن ترمذی:۲۵۱۰)

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَقسام حسد

اس کی دو قسمیں ہیں:

- **پہلی قسم:** یہ کہ حاسد دوسرے کی نعمت چھن جانے کی خواہش کرے خواہ وہ اس کو ملے یا نہ ملے یہ مذموم ترین قسم ہے کہ انسان اپنے لیے بھی اللہ سبحان و تعالیٰ کے انعام وفضل کا خواہش مند نہیں ہوتا اور وہ اپنے بھائی کے نقصان کا متمنی ہوتا ہے۔
- **دوسری قسم:** یہ ہے کہ حاسد چاہتا ہے کہ نعمت، صاحب نعمت سے چھن کر مجھے مل جائے، یہ کیفیت ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔ اللہ بڑے فضل اور وسعت والا ہے۔'نعمت' صاحب نعمت سے چھن کر مجھے مل جائے'' اس کی بجائے حاسد اگر اللہ سے یہ دعا کرے کہ ''یااللہ! یہ نعمت مجھے بھی مل جائے'' تو اللہ کی قدرتِ کاملہ سے کیا بعید ہے کہ وہ اس کو صاحب نعمت سے بڑھ کر مالا مال کردے یہ اللہ پر ایمان اور سوچ کا فرق ہے۔
- اگر انسان کسی دوسرے پر اللہ کا فضل وکرم دیکھے اور پھر اللہ سے اپنے لیے بھی وہی کچھ یا اس سے بڑھ کر طلب کرے تو یہ رشک کہلاتا ہے اور جائز ہے، کیونکہ اُس نے دوسرے انسان یا صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہیں چاہا، نہ چھن جانے کی تمنا کی۔ حسد کی بُرائی ہی یہ ہے کہ اس میں مبتلا ہوکر ایک بھائی دوسرے بھائی کی خوشیوں اور نعمتوں کے زوال کی یا چھن جانے کی آرزو کرتا ہے۔ سورۃ القصص کے رکوع نمبر ۸ میں اللہ تعالیٰ نے قارون کا واقعہ بیان کیا ہے وہ صاحب نعمت تھا۔ بے تحاشا مالدار تھا، لیکن اپنے مال کو اللہ کی راہ میں یا لوگوں کی خیرخواہی میں خرچ کرنے کی بجائے بخیل بن بیٹھا۔ متکبر بن گیا اور اپنے مال کو لوگوں کے لیے آزمائش بنا دیا۔ اس کے مال پر دنیا پرست افراد نے رشک کیا اور اہل علم نے پناہ مانگی تو صاحب نعمت جب نعمت کو صرف دنیا حاصل کرنے کے لیے استعمال کرے اور اس کو فخر وریا کا ذریعہ بنالے تو ایسی نعمت کو حاصل کرنے کے لیے اہل علم کے لیے رشک جائز نہیں ہے۔ رشک صرف دو صورتوں میں جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ

''دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ راتوں کو بھی

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تلاوت کرتا اور اس پر عمل کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔'' (صحیح بخاری:۵۰۲۵)

اَسباب حسد

◉ **تفوق کی خواہش:** انسان کا نفس بنیادی طور پر دوسروں سے بلند وبرتر رہنا چاہتا ہے۔جب وہ کسی کو اپنے سے بہتر حال و مقام پر دیکھتا ہے تو یہ چیز اس پر گراں گزرتی ہے ۔ لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے تاکہ ہم دونوں برابر ہوجائیں۔ یہ حسد کی بنیادی علت ہے۔

حسد عموماً ہمسر اور ہم پلہ اَفراد میں ہوتا ہے۔مثلاً بہن بھائیوں میں، دوستوں میں، افسران میں،تاجر تاجر سے حسد کرے گا،سیاستدان سیاستدان سے حسد کرے گا، طالب علم طالب علم سے اور اہل قلم اہل قلم سے حسد کریں گے اور حسد کی جڑ اس فانی دنیا کی محبت ہے۔ اس کے اور بھی بہت سے اَسباب ہیں۔ ایمان کی کمزوری بھی حسد کا باعث بنتی ہے۔حاسد اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتا، وہ سمجھتا ہے کہ یہ نعمت جو دوسرے کو عطا کی گئی ہے اس کا اصل حق دار میں ہوں۔ وہ اپنے قول وعمل سے یہ اظہار کرتا ہے کہ اللہ نے کیسی ناانصافی کی ہے اور اپنے فضل و کرم کے لیے غلط انسان کا انتخاب کیا ہے۔ یہ تصورات و خیالات اس کے ایمان کو متزلزل کردیتے ہیں اور اس کے اللہ کے ساتھ تعلق کو کمزور کردیتے ہیں۔ اسی سوچ کی وجہ سے ابلیس ملعون ومردود قرار پایا تھا۔ایسا کردار ومزاج رکھنا درحقیقت ابلیس کے نقش قدم پر چلنا ہے جس کا انجام نامرادی کے سوا کچھ بھی نہیں، کیونکہ حاسد کا حسد اللہ کے فیصلے کو نہیں بدل سکتا۔

ہر انسان کچھ خوبیوں اور کچھ خامیوں کا مجموعہ ہے۔ اپنے کردار و مزاج کی خامیوں کو سمجھتے ہوئے ان کی اصلاح کی کوشش کرنا مثبت وتعمیری سرگرمی ہے،لیکن اگر اپنی خامیوں کی اِصلاح کی بجائے دوسروں کی صلاحیتوں اور خوبیوں پر انسان جلنا کڑھنا شروع کردے تو یہ حسد کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ایسا انسان احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اپنی اور دوسروں کی زندگی اجیرن کرلیتا ہے۔اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں پر اس کی نظر نہیں جاتی۔ وہ ہر وقت دوسروں پر نظر

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہے۔ اللہ سے شکوہ کناں رہتا ہے اور حاسد بن جاتا ہے۔

◉ **تنگ دلی:** دل کی تنگی بھی اَسبابِ حسد میں سے ہے۔ بعض اوقات نہ تو انسان میں تکبر ہوتا ہے اور نہ وہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہوتا ہے، لیکن جب اس کے سامنے کسی پر اللہ کے انعام یا احسان کا تذکرہ کیا جائے تو اسے یہ بات بری معلوم ہوتی ہے اور جب کسی شخص کی بدحالی یا مصیبت کا تذکرہ کیا جائے تو اُسے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ لوگوں کی بدحالی اُسے بھلی لگتی ہے اور خوشحالی اُسے غمگین کر دیتی ہے وہ بندوں پر اللہ کی نعمتوں کا بخل کرتا ہے حالانکہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہوتی اور اس کے اس موجود نعمتوں میں کچھ کمی بھی نہیں ہو رہی ہوتی تو یہ نفس کی خباثت اور شر انگیزیاں ہیں جو انسان کو اس بُرے کردار وعمل کی طرف لے جاتی ہیں اور نفس کا پہلے پہل یہی کام ہوتا ہے کہ وہ انسان کو بُرائی پر اُکساتا ہے۔

◉ **اِجارہ داری کا خبط:** غرور وتکبر میں مبتلا شخص ہر چیز پر اپنی اجارہ داری سمجھتا ہے۔ خود پسندی میں مبتلا ہوتا ہے اور اگر کوئی اور انسان اس کے برابر آ جائے تو وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ مجھ سے بڑا نہ ہو جائے یا اگر اُس سے کم حیثیت کا شخص اس کے برابر آ جائے یا اس سے آگے بڑھ جائے تو وہ اس کی بلندی کو برداشت نہیں کر پاتا اور حسد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اُسے اپنی حیثیت و مقام کھو جانے کا خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ مشرکین مکہ کا رسول اللہ ﷺ سے حسد اسی نوعیت کا تھا۔

◉ **علم وفن میں برتری کی خواہش:** بعض اَوقات انسان اپنے فن، علم، حیثیت، عہدے، دین اور صلاحیتوں میں ممتاز ہوتا ہے، یگانۂ روزگار ہوتا ہے اور جب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور علاقے یا جگہ میں اس کی طرح کا ایک اور انسان موجود ہے تو اس کے دل میں حاسدانہ جذبات نمو پانے لگتے ہیں۔ یا اس کا دل تنگ ہونے لگتا ہے اور وہ اُس فرد کے مر جانے یا اس کی نعمت کے زائل ہو جانے کی تمنا کرنے لگتا ہے اور یہ جذبات حسد کا شاخسانہ ثابت ہوتے ہیں۔

◉ **بغض وعناد:** بغض وعداوت بھی حسد کی وجہ بن جاتے ہیں۔ انسان کسی کے خلاف دل میں غصہ یا دشمنی پال لے اور اس کو ختم کرنے پر آمادہ نہ ہو تو وہ کینہ بن جاتا ہے۔ اس سے انتقام کا جذبہ جنم لیتا ہے اور حضرت انسان کو اپنے دشمن کا نقصان اور مصیبت اچھی لگتی ہے اور

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کو ملنے والی نعمت یا بھلائی اُسے بری لگتی ہے اور وہ اس کے ختم ہو جانے کی آرزو کرتا ہے اور یہی تو حسد ہے۔ گویا عداوت، کینہ اور حسد لازم وملزوم ہیں اور جس نے حسد کی بیماری کا علاج کیا ہے اُسے عداوت اور بغض کا علاج بھی کرنا ہوگا، کیونکہ اگر اسباب باقی رہے تو بیماری کبھی بھی پلٹ کر حملہ آور ہوسکتی ہے۔ حسد کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے اَسباب کا خاتمہ ضروری ہے۔

مثالیں: حسد ایک ایسی برائی ہے جو آغاز کائنات سے چلی آ رہی ہے۔ تاریخی مطالعہ سے ہمیں حسد کی کچھ مثالیں ملتی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا ہے۔

❶ اِبلیس کا انسان سے حسد

آسمان میں سب سے پہلا جو گناہ سرزد ہوا وہ حسد تھا، جو ابلیس نے سیدنا آدم علیہ السلام سے محسوس کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سمیت ابلیس کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کہا۔ قرآن کے الفاظ یہ ہیں:

﴿قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ﴾ (ص:٧٦)

''کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اوراس کو مٹی سے تخلیق کیا ہے۔''

اس نے سوچا کہ جو مقام سیدنا آدم علیہ السلام کو عطا کیا گیا ہے وہ اصل میں تو میرا حق تھا۔ میں اعلیٰ عنصر یعنی آگ سے تخلیق کیا گیا ہوں اور آدمؑ کو ادنیٰ عنصر یعنی مٹی سے بنایا گیا ہے تو تخلیقی اعتبار سے اور عبادت و ریاضت کے لحاظ سے میں اس مرتبہ کا حقدار تھا جس پر آدمؑ کو فائز کیا گیا ہے۔ مجھ سے کمتر مخلوق کو مجھ پر برتری دی گئی ہے۔ اس نے تکبر بھی کیا اور احساس کمتری میں بھی مبتلا ہوا۔ لہٰذا حسد میں مبتلا ہو کر اس نے خالق بشر کو چیلنج کر دیا کہ میں تیری اس مخلوق کو راہ راست سے بھٹکا کر رہوں گا جس صفت کی بنیاد پر آدمؑ کو مجھ پر برتری دی گئی ہے اس کی اُسی صفت کو میں تیری نافرمانی میں استعمال کرواؤں گا۔

سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کے جرم میں اللہ نے ابلیس لعین کو جنت سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ دنیا کے سب سے پہلے حاسد نے آدمؑ و بنی آدم کو اُسی جنت سے نکالنے کا ہدف طے کیا تھا اور آج تک وہ یکسوئی کے ساتھ اپنے ہدف کو حاصل کرنے میں مصروف عمل ہے۔ قرآن کریم میں کئی مقامات پر یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آج جو بھی مبتلائے حسد ہے وہ اوّلین

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاسد ابلیس کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور ابلیس کی طرح وہ بھی اللہ سے شکوہ کناں ہوتا ہے کہ نوازے جانے کا حق دار تو میں تھا تو نے دوسرے کو یہ فضیلت کیوں عطا کی؟ فضیلت اور برتری کے خواہش مند ابلیس کے حسد نے اُسے کس انجام بد سے دوچار کیا تھا؟ یقیناً اس برے انجام سے انسان کو ڈرنا چاہیے۔

قابیل کا ہابیل سے حسد

زمین پر بھی سب سے پہلا گناہ حسد کی وجہ سے ہوا۔ جس کے نتیجے میں قابیل نے اپنے سگے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا گویا پہلا قتل حسد کا نتیجہ تھا۔ کتب تفاسیر میں آتا ہے کہ قابیل اور ہابیل دونوں نے اللہ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی۔ ہابیل کی قربانی عمدہ اور قابیل کی ردّی اور بے کار تھی۔ دونوں نے قربانیوں کو میدان میں رکھا تو ہابیل کی قربانی کو آسمانی آگ نے جلا دیا جو کہ قبولیت کی علامت تھی جبکہ قابیل کی قربانی کو آسمانی آگ نے نہیں جلایا۔ چنانچہ اسی حسد میں کہ ''ہابیل کی قربانی کیوں قبول ہوئی ہے؟'' قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا حالانکہ کرنے کا کام یہ تھا کہ وہ اپنی غلطی کی اِصلاح کر لیتا۔ سورہ مائدہ میں اللہ نے اس واقعہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾

''اور ان کو آدم کے بیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سنائیے جب دونوں نے قربانی پیش کی تو ان دونوں میں سے ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی۔ اُس (قابیل) نے کہا۔ میں ضرور تمہیں قتل کر دوں گا۔ اُس (ہابیل) نے کہا اللہ پرہیزگاروں سے قبول کرتا ہے۔'' (المائدۃ:۲۷)

قابیل کو یہ حسد محسوس ہوا کہ ہابیل کا درجہ و قبولیت بارگاہ الٰہی میں بڑھ گیا ہے حالانکہ ہابیل نے اس کی وجہ بیان کر دی تھی کہ ''اللہ پرہیزگاروں سے قبول کرتا ہے۔'' ہابیل کی عمدہ قربانی اور خالص نیت نے اُسے بارگاہ اِیزدی میں قرب و شرف عطا کیا تھا۔ پیچھے رہ جانے اور ناکامی کے احساس نے قابیل کو ہابیل کے قتل پر اُکسایا۔ حالانکہ کرنے کا کام یہ تھا کہ وہ اپنی غلطی کی اِصلاح کر لیتا۔ حسد کی یہ قسم ہمارے معاشرے میں اُس جگہ پائی جاتی ہے جہاں افراد کسی بااختیار ہستی کی نظر میں بلند مقام، قرب و شرف کے متلاشی ہوتے ہیں۔ خواہ وہ کلاس روم

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، دفتر ہو، ادارہ ہو یا گھر ہو اور قابیل کی طرح وہ اپنے ساتھی کو ترقی کرتا دیکھ کر احساس ناکامی و نامرادی میں گھر کر اُسے نقصان پہنچانے کے درپے ہو جاتے ہیں۔

برادرانِ یوسف کا یوسفؑ سے حسد

تاریخ سے حسد کی ایک اور بڑی مثال برادرانِ یوسف کی ملتی ہے۔ حضرت یوسفؑ اپنی بہترین عادات، اعلیٰ کردار اور معصوم و بے مثال حُسن کی وجہ سے اپنے والد حضرت یعقوبؑ کی آنکھ کا تارا تھے۔ بھائیوں کو اپنے والد کی یوسفؑ سے بے پناہ محبت ناگوار گزرتی تھی اور انہوں نے یوسفؑ کے قتل کا ارادہ کیا جو بعد میں بڑے بھائی کے مشورے پر بدل دیا اور انہوں نے یوسفؑ کو کنویں میں پھینکنے پر اکتفا کیا۔ سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

﴿اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ﴾ (یوسف:۹)

''مار ڈالو یوسف کو یا کہیں پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کی توجہ تمہاری طرف ہو یوسف کے بعد تم لوگ اچھے رہو گے۔''

مگر اس سب کے باوجود نہ تو وہ والد کی آنکھ کا تارا بن سکے نہ یوسفؑ کے مقام کو پہنچ سکے۔ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے بلکہ اللہ نے انہی اسباب سے یوسفؑ کو پیغمبری اور بادشاہی سے سرفراز کیا۔

یہود و نصاریٰ کا اسلام اور اہل اِسلام سے حسد

یہود و نصاریٰ اسلام، اہل اسلام، نبی معظم اور قرآن سے دلی طور پر بغض و حسد رکھتے ہیں اور ان کا یہ خبث باطن اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ علمائے یہود منتظر تھے کہ آخری نبی ہم میں یعنی بنی اسحٰق میں مبعوث ہوگا۔ مگر جب اللہ نے اپنی حکمت بالغہ کے تحت آخری نبی بنی اسماعیل میں مبعوث فرمایا تو یہود بنی اِسماعیل کی برتری برداشت نہ کر سکے۔ وہ اپنی سرداری اور برتری کے زعم میں مبتلا تھے، لہٰذا نبی مرسل ﷺ پر ایمان لانے کی بجائے حسد کرنے لگے۔ قرآن اس کیفیت کو یوں بیان کرتا ہے۔

﴿وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ﴾ (آل عمران:۱۱۹)

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جب وہ اکیلے ہوتے ہیں تو غصہ کے مارے تم پر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ آپ کہو کہ تم اپنے غصہ میں جل مرو۔''

اسی حسد کی وجہ سے یہود نے نبی اکرم ﷺ پر کئی قاتلانہ حملے بھی کئے، جادو کیا۔ قرآن کو وحی ماننے سے انکار کیا، دین اسلام پر اعتراضات کئے، شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی اور اہل اسلام کے ساتھ ظالمانہ سلوک روا رکھا۔ اہل کتاب آج تک اس حسد میں جل رہے ہیں اور جلتے رہیں گے۔ فضیلت اور برتری کا خودساختہ زعم انہیں لے ڈوبا ہے۔

مشرکین مکہ کا قرآن اور اہل قرآن سے حسد

مشرکین مکہ بھی اپنی سرداری اور برتری کے زعم میں گرفتار تھے وہ اپنے سوا یا اپنے قبیلے کے کسی آدمی کے سوا کسی دوسرے شخص کا چراغ جلتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اسی لیے جب نبی ﷺ نے اعلان نبوت کیا تو وہ بنوہاشم کی برتری برداشت نہ کرسکے۔ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی وجہ خود بیان کرتا ہے کہ

''ہمارا اور بنی عبدمناف کا باہم مقابلہ تھا۔ انہوں نے کھانے کھلائے تو ہم نے بھی کھلائے، انہوں نے لوگوں کو سواریاں دیں تو ہم نے بھی دیں، انہوں نے عطیے دیئے تو ہم نے بھی دیئے، یہاں تک کہ وہ اور ہم جب عزت وشرف میں برابر کی ٹکر ہوگئے تو اب وہ کہتے ہیں کہ ہم میں ایک نبی ہے جس پر آسمان سے وحی آتی ہے۔ بھلا اس میدان میں ہم کیسے ان کا مقابلہ کرسکتے ہیں؟ خدا کی قسم ......! ہم ہرگز نہ اس کو مانیں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے۔''

(ابن ہشام: جلداوّل)

اس پر کفارِ مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں حد کردی۔ نبی ﷺ کے قتل کے منصوبے بنائے۔ شعب ابی طالب میں محصور کیا۔ مسلمانوں پر مکہ کی سرزمین تنگ کردی۔ قرآن کا انکار کیا اور جنگیں لڑیں۔ ان سب افعال کا محرک 'حسد' تھا۔

مفاسد حسد

حسد مفرد بیماری نہیں ہے بلکہ بہت سی روحانی بیماریاں مل کر حسد کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں، لہٰذا اس کے نقصانات بھی بہت سارے ہیں اور یہ ہمارے دین، دنیا وآخرت، شخصیت

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معاشرے پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

دینی واُخروی نقصانات

◉ حاسد کا ایمان خطرے میں ہوتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوسکتے۔'' (سنن نسائی:۲۹۱۲)

''تمہاری طرف پچھلی قوموں کی برائیاں حسد اور بغض سرایت کرآئیں گی جو مونڈ ڈالیں گی۔ میں نہ کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈیں گی بلکہ یہ دین کو مونڈ دیں گی۔'' (سنن ترمذی:۲۵۱۰)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ علما اور دیندار لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے حسد پایا جاتا ہے حالانکہ اپنے علم و دین کی وجہ سے ان کے اَخلاق اعلیٰ اور ظرف کشادہ ہونے چاہئیں۔ انہیں ایک دوسرے کی نیکیوں پر رشک کرنا چاہیے اور نیکیوں میں مسابقت کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے نہ کہ ایک دوسرے کی جڑیں کاٹنے کا۔ علماے حق آج بھی ایک دوسرے سے حسد نہیں کرتے، کیونکہ ان کا مقصد حب الٰہی و رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے اس لیے وہ کسی کو اپنے سے آگے بڑھتا دیکھیں تو خوش ہوتے ہیں، اس کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی بجائے دست و بازو بن جاتے ہیں۔

◉ انسان کا ایمان و دین اس کے تقویٰ، اخلاص و کردار سے جانا جاتا ہے اور حاسد میں یہ خوبیاں نہیں ہوتیں۔

◉ اِرشادِ نبوی ﷺ ہے:

''اس وقت تک لوگ خیر سے رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے حسد نہ کریں گے۔''

(الترغیب والترھیب:۳/۵۴۷)

◉ جادو کی ایک بڑی وجہ حسد ہے۔ جادو کفر اور جادوگر کافر ہے۔ اس کی سزا قتل ہے۔ گویا حسد میں مبتلا ہوکر اٹھایا جانے والا قدم حاسد کو دائرہ ایمان سے بھی خارج کرسکتا ہے۔

◉ حاسد اپنے رب سے بدگمان ہوجاتا ہے۔ تعلق باللہ میں بھی کمی واقع ہوجاتی ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے اور جو شخص اللہ رب العزت جیسی ہستی سے بدگمان ہوسکتا ہے اس کا انسانوں کے ساتھ کیسا معاملہ ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیاوی نقصانات

- حاسد کے تعلقات کسی کے ساتھ بھی خوشگوار نہیں رہ سکتے وہ ہر ایک سے بدگمان ہونے لگتا ہے۔
- حاسد دوسرے کا احترام نہیں کرسکتا نیتجتاً اُسے بھی احترام نہیں ملتا۔
- حاسد دوسروں کے لیے باعث عذاب ہوتا ہے ایسے لوگ خود مسکرانا جانتے ہیں نہ دوسروں کو مسکراتا دیکھ سکتے ہیں۔
- حاسد خود پر اللہ کے فضل کو محسوس نہیں کرسکتا لہٰذا خوش نہیں ہوتا اور دوسروں پر اللہ کا فضل بھی برداشت نہیں کرسکتا اور ناشکرا بن جاتا ہے۔
- حسد کی وجہ سے قطع رحمی جیسی شنیع قباحت پیدا ہوجاتی ہے۔
- حاسد کی نظر کسی کو بھی لگ سکتی ہے۔ انسان کی نگاہ کی شعاعیں اثر میں سب سے زیادہ تیز ہیں۔ الٹرا ساؤنڈ مشین کی شعاعیں اندر تک کی رپورٹ لاسکتی ہیں، لیزر شعاعیں اندر سے مرض کی جڑ کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں تو انسان کی نگاہ کی شعاعیں تاثیر میں ان سے بڑھ کر ہیں۔
- حسد کی وجہ سے دو افراد کا باہمی اعتماد ختم ہوجاتا ہے۔
- حسد سے بداخلاقی، الزام تراشی اور بہتان جنم لیتے ہیں۔
- حاسد سے کسی کی جان، مال، عزت وآبرو محفوظ نہیں ہوتی۔ حسد کی آگ حاسد کو محسود کے قتل پر آمادہ کرسکتی ہے۔
- عداوت وبغض حسد کا اور حسد عداوت وبغض کا باعث بنتا ہے۔ دونوں لازم وملزوم ہیں۔
- خاندان تباہ اور گھر ٹوٹ جاتے ہیں۔
- جسمانی امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔

اسی لیے اہل جنت کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کینے نکال دیں گے تاکہ وہ خوشیوں کا حقیقی لطف اٹھاسکیں۔ نعمتوں پر حقیقی خوشی اور لذت جنت میں ہی محسوس ہوگی، کیونکہ وہاں کوئی حاسد نہیں ہوگا۔

اِنفرادی ومعاشرتی نقصانات

حاسد، محسود کے خلاف جب نقصان پہنچانے کی سازشیں کرتا ہے، اور اس کی شخصیت کو

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجروح کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے نتائج صرف محسود کے حق میں برے نہیں ہوتے بلکہ حاسد کے لیے بھی یہ کیفیت انتہائی تباہ کن ہوتی ہے اس کے اثرات اِنفرادی اور معاشرتی سطح پر رونما ہوتے ہیں، چونکہ معاشرہ افراد سے تشکیل پاتا ہے لہٰذا ایک فرد کا بگاڑ پورے معاشرے کے بگاڑ کا باعث بنتا ہے اور جس معاشرے کے اَفراد باہم حسد کرنے لگیں تو ان کے ذاتی نقصان کے ساتھ ساتھ معاشرے میں ترقی کا عمل زوال پذیر ہونے لگتا ہے۔سب ایک دوسرے کو اوندھے منہ گرانے کی کوشش میں ملک وقوم کے مفاد کو فراموش کردیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اندھی لگن مقصد سے غافل کردیتی ہے اور تمام تعمیری صلاحیتیں تخریبی قوتوں میں بدل جاتی ہیں۔

- صلاحیتیں کند ہوکر ضائع ہوجاتی ہیں۔ ایسے افراد مثبت سوچ اور تعمیری فکر سے محروم ہوجاتے ہیں۔وہ اپنے حال و مستقبل کو بہتر سے بہترین کی طرف لے جانے کی بجائے موجودہ حالت سے بھی کئی گنا پیچھے چلے جاتے ہیں۔
- ذہن انتشار کا شکار ہوجاتا ہے جس کے نتیجے میں کبھی مایوسی اور کبھی ڈیپریشن غلبہ پالیتا ہے۔
- شخصیت عدمِ توازن کا شکار ہوکر ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے۔

حسد سے بچاؤ کی تدابیر

اگر کوئی آپ سے حسد کرے تو ......!

اللہ پر مکمل بھروسہ رکھیں اور گھبراہٹ کا مظاہرہ نہ کریں۔عقیدہ توحید پر ثابت قدم رہیں۔

ارشادِ نبویؐ ہے: جب تک اللہ نہ چاہے کوئی آپ سے کچھ نہیں چھین سکتا۔

«اللهم لا مانع لما أعطيت و لا معطى لما منعت» (صحیح بخاری:٦٦١٥)

''اے اللہ! اُس چیز کو کوئی نہیں روک سکتا جو تو دے، اور کوئی نہیں اس کو دے سکتا جسے تو روک لے۔''

- اشتعال میں نہ آئیں اور انتقام کے منصوبے نہ بنائیں۔آپ کا صبر ہی حسد کو ختم کرے گا۔
- حاسد کو معاف کردیں اس سے اس کے حسد میں کمی ہوگی۔
- اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے نماز کی پابندی ضرور کریں۔

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صبح وشام کے اَذکار پڑھیں۔
- صبح وشام دم کریں۔ نظر بد سے بچاؤ کی دعائیں پڑھیں اور اپنے آپ کو اللہ کی پناہ میں دے دیں، کیونکہ اللہ کی پناہ کے علاوہ حاسد سے بچنے کا اور کوئی چارا نہیں ہے۔ حسد سے بچاؤ کا سب سے مضبوط قلعہ اللہ کی پناہ میں آنا ہے۔
- حاسد نے جو کچھ آپ کے ساتھ کیا وہ اس کے علم اور ظرف کے مطابق تھا۔ آپ اپنے علم اور ظرف کے مطابق جوابی ردِعمل ظاہر کردیں۔ خیر خواہی کے علاوہ کچھ نہ چاہیں۔
- حسد کی وجہ تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ پھر حکمت کے ساتھ حاسد کا سامنا کریں۔
- حاسد سے کم کم ملیں۔
- حاسد کی ہدایت کے لیے دعائے خیر کریں۔
- خوفِ خدا اور تقویٰ کی روش پر قائم رہیں۔
- جب کبھی موقع ملے تو حاسد کے ساتھ احسان یا بھلائی کا معاملہ کریں۔ قطع نظر اس کے کہ اس سے حاسد کے حسد میں کمی ہورہی ہے یا نہیں؟
- کچھ معاملات میں رازداری سے کام لیں۔ کام کرنے سے پہلے اس کا ڈھنڈورا نہ پیٹنا شروع کردیں۔
- حسد کے جواب میں حسد کرنا یا غیر شرعی طریقے اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کچھ دعائیں ثابت ہیں جو حسد سے اور نظرِ بد سے بچاؤ کے لیے ہر مسلمان کو پڑھنی چاہئیں۔ مثلاً:

① معوذتین پڑھیں:

عبداللہ بن عابس الجھنی کی روایت نسائی، بیہقی، بغوی اور ابن سعد نے نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ابن عابس، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ پناہ مانگنے والوں نے جتنی چیزوں کے ذریعے سے اللہ کی پناہ مانگی ہے ان میں سب سے افضل کون سی چیزیں ہیں؟ میں نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ ﷺ! فرمایا: ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ یہ دونوں سورتیں۔'' (سنن نسائی:۸۶۳)

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پر یہ دُعا پڑھتے تھے۔

«أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة»

''میں تم کو اللہ کے بے عیب کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور موذی سے اور ہر نظر بد سے۔'' (صحیح بخاری:۳۳۷۱)

③ مسلم میں ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بیمار ہوئے تو جبریلؑ نے آ کر پوچھا: ''اے محمدؐ! کیا آپ بیمار ہوگئے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا:

"باسم الله أرقيك من كل شيئ يؤذيك من شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك باسم الله أرقيك" (رقم الحدیث:۲۱۸۶)

''میں اللہ کے نام پر آپ کو جھاڑتا ہوں ہر اُس چیز سے جو آپ کو اذیت دے اور ہر نفس اور حاسد کی نظر کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اُس کے نام پر آپ کو جھاڑتا ہوں۔''

④ ایک اور دعا یہ ہے:

«بسم الله يبريك ومن كل داء يشفيك ومن شر حاسد إذا حسد ومن شر كل ذي عين» (صحیح مسلم:۲۱۸۵)

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، وہ تجھے برکت دے، وہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے گا اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر بد کے شر سے۔''

ذاتی محاسبہ

جس طرح حسد کا علاج ضروری ہے اُسی طرح خود حسد کرنے سے بچانا بھی از حد ضروری ہے۔ اگر کوئی آپ سے حسد کرتا ہے تو اس کو روکنا آپ کے اختیار میں نہیں ہے مگر اپنے نفس کو حسد میں مبتلا ہونے سے روکنا اختیار میں ہوتا ہے۔ پس ہر ایک کو اپنا جائزہ ضرور لینا چاہیے کہ ''یہ بیماری میرے اندر تو نہیں ہے؟'' ہر شخص کے اندر تھوڑی یا زیادہ، یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ البتہ عقل مند ہیں وہ انسان، جو اس کا اِدراک کرکے اس پر قابو پالیتے ہیں اور تعمیری سرگرمیوں میں مصروف عمل ہوجاتے ہیں۔ ان مواقع پر اپنا جائزہ لیں۔

- جب آپ کسی کو حالت نعمت یا خوشی میں دیکھتے ہیں تو ......!
  - کیا آپ خوش ہوتے ہیں؟

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہاں تو، الحمدللہ یہ مؤمنانہ صفت ہے۔

- کیا آپ مایوس اور غمگین ہوجاتے ہیں؟

جلتے کڑھتے ہیں؟ ڈیپریشن ہونے لگتا ہے؟

اُس سے نعمت چھن جانے کی آرزو کرتے ہیں؟

اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

اگر ان سوالوں کے جواب 'ہاں' میں ہیں تو یہ خطرہ کی گھنٹی ہے۔ کسی ایک سوال کا جواب بھی ہاں میں ہے تو آج سے اور ابھی سے اصلاح کا آغاز کردیجئے، کیونکہ حسد کے بیج موجود ہیں۔ ان کو پھیلنے پھولنے سے روک لیں۔

جائزہ کے بعد اگر معلوم ہو کہ یہ بیماری میرے اندر بھی ہے تو پھر بیماری کا علاج شروع کردیجئے، جب مرض کا علاج نہ کیا جائے وہ پھر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ فوراً استغفار کریں۔ محسود کے لیے دعائے خیر کریں۔

حاسد کی پہچان کا طریقہ

اپنی بیماری کی کھوج لگانی ہو یا کسی اور کو پہچاننا ہو، علامات کم وبیش یکساں ہوں گی۔

- حسد کرنے والے کی مسکراہٹ پھیکی اور طنزیہ ہوتی ہے۔
- ہنسی تمسخرانہ ہوتی ہے اور آنکھوں میں بھی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے۔
- حاسد کسی کی تعریف کے موقع پر اپنی تعریف شروع کردیتا ہے۔ اپنے کارنامے یاد کرنے لگتا ہے۔ دوسروں کی کامیابی یا خوشی کا موقع ہوتا ہے مگر وہ اپنی تعریف کیے جاتا ہے۔
- گفتگو کا رُخ بدل دیتا ہے۔ موقع محل سے عاری گفتگو کرنے لگتا ہے۔
- جو کسی شخص کی برائیاں اور غیبت شروع کردیتا ہے اور اس کے عیب لوگوں میں بیان کرنے لگتا ہے۔
- موڈ بدلنے لگتا ہے۔ ایک دم بجھ سا جاتا ہے۔ ماحول سے بے زار نظر آنے لگتا ہے۔

حسد کو ختم کرنے والے اَسباب

① یہ جان لیں کہ حسد سے سراسر اپنا ہی نقصان ہے، دین کا بھی اور دنیا کا بھی۔ حاسد تو خود

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا دشمن ہے۔محسود مظلوم کے درجے میں ہے اور حاسد ظالم کے درجے میں۔اس لیے محسود تو فائدے میں ہے جب کہ حاسد کا نقصان دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی اس کے لیے عذاب تیار ہے۔جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی بیماریوں کا علاج بھی ضروری ہے وگرنہ روح کی موت واقع ہوجاتی ہے۔

② اللہ سے دعا کریں۔دلی کیفیات میں بعض اوقات انسان خود بھی بے بس ہوجاتا ہے اس کے لیے اللہ کی مدد بہت ضروری ہے۔

③ سوچ کو بدلیں۔منفی کے بجائے مثبت اندازِ فکر اپنایا جائے۔

④ کسی اچھی چیز کو دیکھ کر ماشاء اللہ پڑھیں۔اس سے نظر نہیں لگے گی۔

⑤ اپنی نعمتوں پر نظر رکھیں۔دوسروں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھیں۔

⑥ حسد کو رشک میں تبدیل کردیں مگر یہ یاد رہے کہ رشک صرف دو صورتوں میں جائز ہے۔

⑦ اچھا مطالعہ کریں۔وسعتِ فکر سے وسعتِ ظرف بھی پیدا ہوگا اور وسعتِ قلب بھی نصیب ہوگا۔

⑧ اچھے دوستوں کا انتخاب کریں جو آپ کو اللہ سے قریب کرنے والے ہوں۔آپ کے ایمان کے محافظ ہوں اور آپ کی خامیوں کی اصلاح کرنے والے ہوں۔

⑨ تذکیر کے لیے اچھی مجالس و محافل میں شرکت کریں۔

⑩ صاحبِ نعمت کے حق میں ضرور دعا کریں بلکہ اسی موقع پر اس کو دعائیہ کلمات سے نوازیں۔

⑪ نفس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگیں۔أعوذ باللہ من شرور أنفسنا ومن سیئات أعمالنا

⑫ نفس کی رذیل خواہشات کو کچلنے کی عادت پیدا کریں وگرنہ نفس اَمارہ تو بُرائی پہ ہی اُکساتا ہے اور اگر نفس ہم پر غلبہ پالے تو پھر معاذ اللہ۔

⑬ حسد دل کی بہت بڑی بیماریوں میں سے ہے اور اَمراض قلوب کا علاج علم و عمل سے ہوتا ہے۔

⑭ اپنی نعمتوں اور صلاحیتوں پر اللہ کا شکر اَدا کریں۔ان کو محسوس کریں اور جو فضیلت اور برتری اللہ نے کسی اور کو عطا کی ہے،اس کا اعتراف کریں۔

⑮ ہر نعمت اور صلاحیت کی تمنا مت کریں۔اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ﴾ (النساء:۳۲)

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ جب کبھی کسی کے خلاف حاسدانہ جذبات پرورش پانے لگیں تو اس کو شیطان کا وسوسہ سمجھ کر استغفار کریں۔ رجوع الی اللہ کریں۔ اس سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ سے دعا کریں۔

دین دار طبقہ اور مرضِ حسد

◉ مرد کے مقابلے میں عورت میں حسد کا جذبہ نسبتاً زیادہ موجود ہوتا ہے۔ حبِ جاہ اور حبِ مال مردوں میں حسد کا بنیادی محرک ہیں۔ ان کے درمیان معاشرتی حیثیت، عہدوں کا تفاوت اور کاروبار کی نوعیت باعث رقابت بن جاتی ہے۔ کاروباری افراد ہوں یا دفتری و سرکاری ملازم، ذرائع آمدن، آمدنی، معاشرتی حیثیت، افسرِ اعلیٰ کی نظروں میں حاصل ہونے والا مقام، خاندان میں ملنے والی حیثیت، بنگلہ و گاڑی، تعلیم، فنی مہارت اور حسن و وجاہت عموماً حسد کا شاخسانہ ثابت ہوتے ہیں۔ خواتین مال، اولاد، معاشرتی حیثیت، ملازمت، آمدنی، سامان معیشت، مکان، زیور، آرائش و زیبائش اور حسن و جمال جیسی باتوں پر حسد میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ خاوند کی طرف سے ملنے والی توجہ، سسرال میں مقام و حیثیت وغیرہ بھی جذبۂ رقابت کو جنم دیتے ہیں۔ اس سے گھریلو سیاست جنم لیتی ہے اور گھروں کے ماحول کشیدہ اور بوجھل ہوجاتے ہیں۔ تعلقات میں بگاڑ آتا ہے۔ خواتین کے ڈیپریشن اور ٹینشن کی تہہ میں اکثر یہی عنصر کارفرما ہوتا ہے۔

◉ زمانۂ طالب علمی میں حسد کے محرکات کچھ اور ہوتے ہیں۔ مثلاً ذہانت، علمی مقام، حاصل کردہ نمبر اور پوزیشن، غیر نصابی سرگرمیوں کی کارکردگی وغیرہ۔ بعض دفعہ استاد اگر کسی شاگرد کو اس کی قابلیت وصلاحیت، علمی یا طبعی ضرورت کی بنیاد پر کچھ خصوصی توجہ سے نوازتے ہیں (جوکہ شاگرد کی ضرورت یا حق ہوتا ہے) تو یہ بات بھی وجہ نزاع بن جاتی ہے۔ کسی کی اچھے نوٹس لینے کی صلاحیت، حسن تحریر یا خوبی تقریر بھی دوسروں کو حسد میں مبتلا کردیتی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ دنیا دار طبقہ تو اس لعنت میں گرفتار ہے ہی، دیندار طبقہ اور اہل علم بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں۔ ہر مسلک، ہر امام اور ہر عالم اپنی برتری چاہتا ہے اور دوسرے کو کمتر ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اپنے مدرسے، اپنے نصاب اور طریقۂ تدریس کو دین اور

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے کی فلاح و بہبود کا ضامن سمجھے ہوئے ہیں۔ کس کے طالب علم زیادہ ہیں، کس کا حلقہ درس زیادہ وسیع ہے اور کس کے اجتماع میں زیادہ حاضری تھی؟ بس یہی حساب و کتاب جاری ہوگیا ہے اور دین کو اِخلاص و خیر خواہی کے ساتھ لوگوں تک پہنچانا ثانوی درجہ اختیار کر گیا ہے۔ شہرت کی حرص کو میڈیا نے دو چند کر دیا ہے۔

سابقوں، لاحقوں کے ساتھ عظیم اور بھاری بھر کم القابات کا استعمال ایک رواج بن چکا ہے۔ کوئی بھی خود کو شیخ الاسلام یا شیخ الحدیث سے کم سمجھنے کو تیار نہیں ہے اور کوئی مدرسہ بھی جامعہ سے کم نہیں ہے۔ جہاں بھی دین کا کام ہو رہا ہے، جماعت یا مسلک کا نام سب سے پہلے نظر آئے گا۔ جماعت اپنا حلقہ قائم کرے گی پھر دین کا کام شروع ہوگا۔ اگر کہیں حلقہ قائم نہ ہو سکے اور جماعت کا نام پس پردہ چلا جائے تو کام رُک جاتا ہے۔ مقاصد اور تربیت کا کام بہت پیچھے چلا گیا ہے۔

آج جتنی کوششیں علماء اپنے مسلک، جماعت، مسجد و مدرسے کو برتر ثابت کرنے کے لیے کر رہے ہیں، اپنی علمی برتری کو کل عالم سے منوانا چاہتے ہیں اور اس کے لیے بے دریغ پیسہ خرچ کر رہے ہیں، ان کوششوں کا ادنیٰ حصہ بھی اگر وہ دین اسلام کو غالب کرنے کے لیے اور اخلاص و خیر خواہی کے ساتھ لوگوں تک صحیح دین پہنچانے کے لیے صرف کریں تو معاشرہ میں مثبت تبدیلی آ سکتی ہے۔ پھر ہر طرف جماعتیں اور مکاتب فکر نہیں، دین کا غلبہ ہوگا اور یہی اصل میں دین اسلام کی خدمت ہے۔ اپنے مدرسے، حلقے اور اجتماع میں زیادہ حاضری چاہنا، اس کو وسیع تر کرنے کے لیے تگ و دو کرنا اور پھر اس کو دین کی خدمت کا ذریعہ قرار دینا فی نفسہٖ اپنی روح میں دین کی خدمت نہیں بلکہ اپنی برتری کا سکہ کل معاشرے پر جمانے کی کوشش کرنا ہے۔ یہی مقابلہ بازی بڑھتے بڑھتے اصل مقصد کو کھو کر منفی جذبات میں ڈھل جاتی ہے اور اندر ہی اندر حسد کے بیج اُگنے لگتے ہیں۔ آج عصری ادارے ہوں یا مذہبی ادارے ہمیں دین کا نام لے کر دین کا کام کرتے ہوئے اس کیفیت اور حاسدانہ جذبات سے بچنا بہت ضروری ہے۔ وگرنہ نیکیوں کی فصل کو جل کر راکھ کے ڈھیر میں بدلنے میں لمحہ بھی نہیں لگے گا اور محاسبہ کڑا اور پکڑ سخت تر ہوگی۔

www.KitaboSunnat.com,www.Mohaddis.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ